जौहर इन काश्मीर

جوہر ان کشمیر

اداکاران

آئی ایس جوہر
سونیا ساہنی

قیمت دس نئے پیسے

رتن اینڈ کو بکسیلرز دریبہ کلاں دہلی

گانا نمبر ۱ جوہر اِن کاشمیر فلم کے گانے

ممی میں تو سیکھوں گا گولی چلانا
لیڈر نہ بنوں گا بلیڈر نہ بنوں گا
مجھے تو جی افسر بنانا
حملہ جس نے کیا وطن پر اُس کو نہ میں چھوڑوں گا
ایک ٹینک دُشمن کا ابھی ابھی میں توڑوں گا
توڑ سکوں میں ٹینک ایسے پٹاخے لانا
بڑے بڑے یہ باندھ ہمارے یہ سب کی محنت کا پھل
یہ ہیں کل کے مندر مسجد یہ ہیں کل کے تاج محل
دیکھ دیکھ جلتا ہے دُشمن ان کو ہے بچانا
جس نے خدا کے گھر توڑے ہیں بیماروں کو مارا ہے
وہ دشمن ہی نہیں آدمیت کا بھی ہتیارا ہے
باز نہ آئے وہ دُشمن تو
ایٹم بم بنانا

گانا نمبر ۲ میں البیلا ہوم گارڈ تو کرلے مجھ سے پیار
گھر کا پہریدار ملے گا اور بارڈر کا یار
گھل گھل مر جاؤں گا میں تو بڑی ہی مشکل ڈیوٹی
لیکن ساری تھکن اتر گئی دیکھ کے تیری بیوٹی

تو کل کشمیر کا ہیں گلشن تھا بہار کا
غیر کو تیرے مجھ کو غیر کے پاس نہ جانے دوں گا
تیری گلی میں ایک بھی ریڈ نہ آنے دوں گا
ورنہ کسی ہیلپر سے لو اب تیری ہے سرکار
تیرے لئے ہی کرتا ہوں میں پریڈ اور پی ٹی
پھر بھی تو نے سنی نہ اب تم میرے پیار کی بینتی
آجا اب تو مجھ سے ملنے
توڑ کے اب دیوار

گانا نمبر ۳ — جنت کی ہے تصویر یہ تصویر نہ دیں گے
ہاتھوں میں کسی غیر کے تقدیر نہ دیں گے
کشمیر ہے بھارت کا کشمیر نہ دیں گے
دھمکی سے کسی دشمن کی ہم نہیں ڈر سکتے
جھکنا کسی ظالم سے ہم کبھی نہیں سکتے
کیا ڈالے گا تو پھوٹ یہ گھر ہے کبیر کا
جھگڑا نہیں ہو سکتا ہے تلسی سے میر کا
جو پھول چمن کا ہے چمن پر ہی ملے گا
عبدل حمید اپنے وطن پر ہی مٹے گا
تو ٹلنے کبھی آزادی کی جا پہ نہ دیں گے
پردیس سے لے کے ہتھیار لگائے
کیسے نہ ہاتھ سے ہی سیبر جیٹ گرائے
ہتھیاروں سے کر سکتا نہیں دل پہ تو قبضہ

طاقت سے بڑا دیش کی خدمت کا جذبہ
غدار ہے وہ ہند کا جو پیار تجھے دے
وہ اس کا دشمن ہے جو بھید تجھے دے
دیوانے کے ہم ہاتھ میں شمشیر نہ دیں گے
چوہان کی ہمت ہے ارجن سنگھ کی ویرتا
بڑھتا چلا گیا وہ ہند کا دٹ کو بھرتا
کیا خوب دلیری ہے پیٹن ٹینکوں کا صفایا
چھوٹے سے تنا شتری نے بڑا کام دکھایا
مذہب کے نام پہ یہ ملک بٹ نہیں سکتا
یہ جسم ہے بھارت کا کبھی کٹ نہیں سکتا

گانا نمبر ۴ بن گئی دیوار دنیا آ نہیں سکتی
پا کے تیرا پیار تجھ کو پا نہیں سکتے
دور وہ آ بلا بلکتے زندگی
جرم الفت ہے سزا ہے زندگی
دل میں ہے کتنی وفا دکھلا نہیں سکتے
ظلم سہنا ہے وفا مجبور ہے
ایسا لگتا ہے خدا مجبور ہے
ہم دعائیں بھی تجھے پہنچا نہیں سکتے

گانا نمبر ۵: سنبل جائیں گے تیرے اشک گوہر میں
یہاں دامن کا پھیلانا ہی کافی ہے
زباں سے کچھ بھی کہنے کی ضرورت کیا

تیرا اس در پہ آجانا ہی کافی ہے
مرادیں لے کے سب آئے ہیں میں دل لے کے آیا ہوں
اس دل میں تیرے جلووں کی محفل لے کے آیا ہوں
تجھ کو ڈھونڈھا ہی کیا دل برباد لیے
دیس پردیس پھرا ہوں تیری یاد لیے
روٹھی تقدیر میری جیسے تدبیر نے
الٹے تیر چلے کلیجہ جگر چلے
جدائی مجھ سے تیری سہی جاتی ہی نہیں
اشک آنکھوں سے سے بھی یہ پی جاتی ہی نہیں
تیرا دیدار ہو جائے تو پھر سے جان پڑ جائے
مسیحا در پہ تیرے تیرا بسمل لے کے آیا ہوں
دل سے نکلی جو دعا کبھی خالی نہ گئی
تیری سرکار سے وہ کبھی ٹالی نہ گئی
اُٹھا تو ہاتھ اُٹھا قبول ہو گی دعا
سر جھکے نہ جھکے دل تو سجدے میں جھکا
کیا نظر آئے اگر نظر پہ پردا پڑے
نظر کے سامنے ہی تیرا محبوب پڑا
نہ تو پھولوں کی چادر ہے نہ کوئی اور نذرانہ
اگر دل ہو تیرے قدموں کے قابل لے کے آیا ہوں

گانا نمبر ۲ — میرا نام ہے عمر جانی
[illegible]

دیکھیں رو رو کر لیلیٰ بندی میں بھی کیسا چھیر خانی
نکل پڑے ہیں لڑنے کو ہم اپنا سینہ تانے
پاس ہمارے کیا ہے یارو یہ تو دنیا جانے
دھوکا دے گئے نواز لائی میرے مولا کی دوہائی
میں نے یار ان کو سمجھا میں بھی کیسا چھیر خانی
گولی بد لشیں کام نہ آئی ہوائی جہاز نکلے ہوائی
یین نگر نیا بھارت میں پڑ گئی اپنی لڑائی
پٹنے گئے تھے ہم کشمیر واپس آ گئے جیسے تیر
میں نے تو بیر کر لی بھائی میں تو تھہرا چھیر خانی
گنا ہمارے بے گناہوں کا ہو ہے یہ رنگ لائے گا
داغ دامن یہ نہ آیا تو دل پہ آئے گا
آنے والا ہے دن قیامت کا
کوئی ظالم نہ بخشا جائے گا
ہمارے بھائی ہوئے ہم نہ ہوئے
کربلا کے ستم تو کم نہ ہوئے
ظلم دنیا میں اب بھی زندہ ہے
آدمیت ہے کہ شرمندہ ہے
ماں شہیدوں کی اب بھی روتی ہے
ظلم کی حد بھی کوئی ہوتی ہے
ذلت سجدہ حسین کو مارا
ہائے دل غم سے ہے بارا پارا

رحمدلی کی ہو حرکت یا کسی ظلم کی
ہر ایک ظلم کا انصاف کیا جائے گا
آنے والا ہے دن قیامت کا

ذرے ذرے میں گزر رکھتا ہے
سب کی حرکت پہ نظر رکھتا ہے
نیک اور بد چھپا نہیں اس سے
خدا تو سب کی خبر رکھتا ہے

مہر پہ آئے تو غفار بھی ہے
کبر پہ اترے تو جبار بھی ہے
یوں تو ہر بن سے اُدھر ہے خدا آدمیت کا طرفدار بھی ہے

شعلے نفرت کے دلوں میں نہ تو بھڑکا ظالم
اپنی ہی آگ میں تو آپ ہی جل جائیگا

بس کافی ہے مسلمان ہونا نہیں حافظ قرآن ہونا
اللہ تعالےٰ کا پیار پانے کو
لازمی ہے ترا انسان ہونا

عمل تو ساتھ ترے ہوئے گا خون تو سر پہ چڑھ کے بولے گا
خدا مذہب ہی نہ دیکھے گا تیرا تیری انسانیت بھی تولے گا

پیار پہ رکھی ہے بنیاد ہر ایک مذہب کی
کوئی تلوار رکھے گا تو کیا پائے گا

تو نے پیاسوں سے پیالے چھینے تو نے ہونٹوں سے نوالے چھینے
تو نے شمع جلائی قبروں پر اور مکانوں سے اجالے چھینے

دِلوں میں فرق اِس قدر ڈالے
تُو نے دریا بھی خون سے بھر ڈالے
ایک دھرتی بنائی اللہ نے
تُو نے ٹکڑے ہزار کر ڈالے

گناہ کرتا ہے تُو کس کے لئے سوچ تو لے
خالی ہاتھوں ہی تُو تنہا یہاں سے جائے گا

یہ پڑوسی سے لڑائی کیسی
سبھی بھائی ہیں جدائی کیسی
یہ تباہی کی ساری باتیں ہیں
اس میں انسان کی بھلائی کیسی

ہمک نیت ہو تو ارماں کرلے
آدمیت کو تو ایماں کرلے
یہی اسلام کی نصیحت سُنئے
اپنے دِل کو بھی مسلماں کرلے

حد سے آگے نہ تُو بڑھ
وقت ہے کرلے توبہ
روز سمجھانے کو
درویش نہیں آئیگا
آنے والا ہے دن قیامت کا

تمام شُد